

[1996] سپریم کورٹ ریپوٹس 9.S.C.R

از عدالت عظمیٰ

شیوجی مہتو اور دیگران

بنام

ایڈیشنل ممبر بورڈ آف ریونیو اور دیگران

10 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

بہار لینڈ ریفارمز (حدرقبہ کا تعین اور زائد اراضی کا حصول) ایکٹ، 1961 دفعہ 16(3)۔

حق شفع۔ اپیل کنندگان کی طرف سے بیج نامہ کے ذریعے جو اب دہندگان کو فروخت کی گئی زمین کو پہلے سے خالی کرنے کے لیے دائر کی گئی درخواست۔ دستاویز کے اندراج کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر دائر کی گئی درخواست۔ ٹریبونل نے اپیل کنندگان کے حق میں اس بنیاد پر فیصلہ دیا کہ اپیل کنندگان۔ رائے یا ت جو اب دہندگان کو فروخت کی گئی زمین سے متصل زمین پر قابض تھے۔ اپیل کنندگان کے خلاف کلکٹر کا قبضہ۔ عدالت عالیہ نے اپیل کنندگان کی عرضی کو محدود حد میں مسترد کرتے ہوئے۔ اپیل۔ دفعہ 16(3)(i) کے تحت رکھی گئی شرائط کو پورا کیا۔ لہذا اپیل کنندگان پہلے سے خالی کرنے کے حقدار تھے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1986: کی دیوانی اپیل نمبر 465

1984 کے نمبر 5491 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 10.12.84 کے فیصلے اور حکم سے

ایم پنچ بالا اور ماہر رائے ڈی بی دوہرا برائے اپیلیٹس

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پٹنہ عدالت عالیہ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے، جو 10 دسمبر 1984 کو سی ڈبلیو جے سی نمبر 5491 / 84 میں محدود مدت میں عرضی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے دی گئی تھی۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ سکھ یورائے جو اب دہندگان کے مفاد میں پیشرو ہیں۔ گلابودی اور دیگر نے 31 دسمبر 1979 کو ایک بیج نامہ کے ذریعے سکھ یورائے سے اپیل گزاروں کی زمین کے مشرق کی طرف زمین کا ایک کٹھا خریدا تھا جو 8 فروری 1980 کو رجسٹرڈ ہوا تھا۔ اپیل گزاروں نے اس بنیاد پر زمین کو پہلے سے خالی کرنے کے لیے درخواست دائر کی تھی کہ وہ، ملحقہ رییات ہونے کے ناطے،

بہار لینڈس سیلنگ ایکٹ کی دفعہ 16(3) کے عمل کے ذریعے، مد مقابل مدعا علیہ سے مذکورہ زمین کو پہلے سے خالی کرنے کا حقدار تھا۔ ٹریبونل نے اپیل گزاروں کے خلاف 11 اگست 1984 کی کارروائی میں اپیل گزار اور بالآخر کلکٹر کے حق میں فیصلہ سنایا۔ عدالت عالیہ نے عرضی درخواست کو محدود طور پر خارج کر دیا ہے، جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ اس لیے سوال یہ ہے: کیا کلکٹر کا نظریہ قانونی طور پر درست ہے؟ دفعہ 16(3)(i) درج ذیل ہے:

" 16(3)(i) جب اس ایکٹ کے آغاز کے بعد زمین کی منتقلی ملحقہ زمین کے شریک حصص یارنیت کے علاوہ کسی اور شخص کو کی جاتی ہے، تو منتقلی کرنے والے کا کوئی شریک حصص یا زمین کے ساتھ ملحقہ زمین رکھنے والا کوئی بھی رنیت، منتقلی کے دستاویز کے اندراج کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر کلکٹر کے سامنے مقررہ طریقے سے زمین کی منتقلی کے لیے درخواست دینے کا حقدار ہوگا۔

بشرطیکہ ایسی کوئی درخواست کلکٹر کے ذریعے تب تک قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ خریداری کی رقم اس کے دس فیصد کے برابر رقم کے ساتھ مذکورہ مدت کے اندر مقررہ طریقے سے جمع نہ کی جائے۔

(ii) اس طرح کی جمع ہونے پر شریک حصص دار یارنیت اس حقیقت سے قطع نظر کہ شق (1) کے تحت درخواست فیصلے کے لیے زیر التوا ہے، زمین پر قبضہ کرنے کا حقدار ہوگا:

بشرطیکہ جہاں درخواست مسترد کی جاتی ہے، شریک حصص دار یا عدالت، جیسا بھی معاملہ ہو، زمین سے نافذ کی جائے گی اور اس کا قبضہ منتقلی کو واپس کر دیا جائے گا اور منتقلی شق (i) کے تحت جمع کی گئی رقم میں سے خریداری کی رقم کے دس فیصد کے برابر رقم ادا کرنے کا حقدار ہوگا۔

دفعہ 16(3)(i) کا پڑھنا واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ جب ایکٹ کے آغاز کے بعد زمین کی کوئی منتقلی ملحقہ زمین کے شریک حصص یارنیت کے علاوہ کسی اور شخص کو کی جاتی ہے، تو منتقلی کرنے والے کا کوئی شریک حصص یا زمین کے ساتھ ملحقہ زمین رکھنے والا کوئی بھی رنیت، منتقلی کے دستاویز کے اندراج کی تاریخ کے تین ماہ کے اندر کلکٹر کے سامنے مذکورہ دستاویز میں شامل شرائط و ضوابط پر زمین کی منتقلی کے لیے مقررہ طریقے سے درخواست دینے کا حقدار ہوگا۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ نیچے دیے گئے ٹریبونل نے اپیل گزاروں کو رجسٹر بیع نامہ کے ذریعے مدعا علیہان کو فروخت کی گئی زمین سے متصل زمین کے مالک قرار دیا۔ دستاویز کے اندراج کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر ایک درخواست بھی دائر کی گئی تھی۔ ان حالات میں، دفعہ 16(3)(i) کے عمل سے دونوں شرائط کو پورا کرنے کے بعد، اپیل کنندگان مذکورہ زمین کو پہلے سے خالی کرنے کے حقدار ہیں۔ لہذا، عدالت عالیہ نے محدود مدت میں خارج کی گئی عرضی درخواست پر غور کرنے سے انکار کرنے میں واضح طور پر غلطی کی تھی۔ کلکٹر نے بھی اپیل کی اجازت دینے میں غلطی کی۔

اس کے مطابق اپیل کی منظوری ہے۔ عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ کلکٹر کے حکم کو بھی خارج کر دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔ این۔ اے

اپیل کی منظوری دی گئی۔

